307/ 9/11/11

Scholar's Name: Matiullah

Supervisor's Name: Dr. Ahmad Mahfooz

Topic: Hafiz Mahmood Shirani Hayat Aur Adbi Khidmat

Deptt.of Urdu

Jamia Millia Islamia.New Delhi- 110025

حافظ محمود شیرانی کا شمار اردو کے اہم ترین محققین میں ہوتا ہے۔ انھوں نے تحقیق و تدوین کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے اور تحقیق و تدوین کا بلند معیار قائم کیا۔ انھوں نے اردو کے ابتدائی نقوش کی تلاش و جستجو کا کام جس دقتِ نظر کے ساتھ کیا ہے اس کی مثال بہت کم نظر آتی ہے۔ ان کے تحقیقی کاموں کی غیر معمولی اہمیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ آج بھی ان کے ان کاموں سے ہم صرف نظر نہیں کر سکتے۔

شیرانی کے انھیں ادبی و تحقیقی کارناموں کا اس مقالہ میں جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حافظ محمود شیرانی کے حالاتِ زندگی اور ان کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرا باب شیرانی کی لسانی خدمات کے بیان پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں اردو زبان کے آغاز و ارتقا سے متعلق مختلف نظریات کا جائزہ لیا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں شیرانی کی لسانی خدمات اور اردو زبان کے آغاز سے متعلق ان کے نظریات سے بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں یہ مسائل خاص طور سے زیر بحث آئے ہیں کہ اردو کی ابتدائی شکل کیا تھی؟ کون کون سی زبان اردو کا ماخذ ہے؟ اور کن لسانی، سماجی و تاریخی اسباب و علل نے اردو کے ظہور و ارتقا کے لیے راہ ہموار کی۔

تیسرا باب شیرانی کے ان اصول و نظریات پر مبنی ہے جن کا تعلق تحقیق و تدوین سے ہے۔ اس میں شیرانی سے قبل اردو میں تحقیق کی روایت اور شیرانی کے تحقیقی اصول و نظریات پر بحث کی گئی ہے۔ دراصل شیرانی سے قبل ہماری ادبی تحقیق ابتدائی مراحل میں تھی۔ ہاں سرسید، حالی، شبلی، محمد حسین آزاد اور مولوی عبدالحق وغیرہ کی کاوشیں ضرور مددگار ثابت ہوئیں مگر ان لوگوں نے تحقیق کی باقاعدہ مضبوط اور

پائیدار بنیادیں نہیں ڈالی تھیں۔ شیرانی نے پہلی مرتبہ ادبی تحقیق میں مغربی اصولوں کو رواج دیا اور محقق کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کیا۔ بغیر شہادت کے کسی بات کو قبول نہ کرنے، مبالغہ، تعصب اور جذباتیت سے پرہیز کرنے اور معروضی طریقۂ تحقیق کو اختیار کرنے کا رجحان انھوں نے پیدا کیا۔

چوتھے باب میں حافظ محمود شیرانی کی تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان تحقیقی کاموں میں مولانا محمد حسین آزاد کی مشہور کتاب ''آبِ حیات'' اور انھیں کی مرتبہ دیوان ذوق پر تنقید شامل ہے۔

پانچواں باب شیرانی کی تدوین متن سے متعلق خدمات پر مشتمل ہے۔ تحقیق کی طرح تدوین متن کے میدان میں بھی شیرانی نے خاصا اہم کام کیا ہے۔ مختلف کتابوں کے زمانۂ تالیف اور ان کے اصلی مالکوں کا تعین شیرانی کا خصوصی میدان رہا ہے۔ تاریخ متن کے حوالے سے پرتھی راج راسا سے متعلق بحث ادبی حلقوں میں بے حد مقبول ہوئی۔ اسی طرح انھوں نے حکیم میر قدرت اللہ قاسم کی مشہور تصنیف ''مجموعۂ نغز'' کی تدوین کی۔ انھوں نے ''خالق باری'' سے متعلق اس روایت کو غلط ثابت کیا کہ یہ کتاب مشہور شاعر امیر خسرو کی تصنیف ہے۔

شیرانی کی تحقیق کا مختصراً خلاصہ یہ ہے کہ اس کتاب کا نام حفظ اللسان ہے اور بابا اسحاق حلوائی کی فرمائش پر یہ تالیف وجود میں آئی ہے۔ مصنف کا نام خسرو اور لقب ضیاء الدین ہے۔ جو مشہور یمن الدین خسرو نہیں ہے بلکہ سوائے نام کے کسی چیز میں مماثلت نہیں ہے۔ سال تصنیف ۱۰۳۱ھ ہے۔ حضرت امیر خسرو ۷۲۵ھ میں وفات پاتے ہیں اور یہ خسرو ۱۰۳۱ھ میں بعہد جہانگیری اپنی تالیف تیار کرتا ہے۔ لہٰذا خالق باری کو طوطیِ ہند امیر خسرو سے منسوب کرنا غلط ہے۔ شیرانی کے تحقیقی طریقۂ رسائی کا ایک یادگار کام ''پرتھی راج راسا'' ہے جسے صدیوں سے دعویٰ کیا جارہا تھا کہ یہ چند بردائی کی تصنیف ہے جو پرتھوی راج کا کوئی درباری تھا۔ شیرانی نے اس کتاب کے مندرجات کا تفصیلی جائزہ لیا اور ان تمام کہانیوں کو من گھڑت ثابت کیا جو سلطان شہاب الدین محمد غوری سے منسوب تھیں۔ مقالہ کے آخر میں کتابیات کے تحت ان تمام کتابوں اور رسالوں کی فہرست ہے جن سے اس مقالہ کی تیاری میں استفادہ کیا گیا ہے۔ کتابیات سے پہلے حافظ محمود شیرانی کی تصنیفات اور تالیفات کی مکمل فہرست بھی درج کردی گئی ہے۔